سوال

(896) مناظرے یا مباہلے میں زہر پینے کی شرط

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محترمی مفتی صاحب ایک عیسائی نے مجھے خط لکھا ہے کہ '' یہ کھلا خط آپ سے اور عالم اسلام سے ہے کہ میں زہر کا جام پینے کو تیار ہوں اور زہر کا دوسرا جام آپ کے ہاتھوں میں ہو۔ ہم دونوں اس کو مل کر پئیں جو سچ پر قائم وہ بچ جائے گا۔''

آپ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس سلسلے میں ایک مسلمان کی شرعی پوزیشن باوضاحت تمام تحریر فرمادیں۔ (محمد اسلم رانا، ایڈیٹر ماہنامہ الذاہب) (۱جون ۲۰۰۱ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلے آپ اس شخص کو حکمت و دانائی سے دعوتِ اسلام پش کریں، بصورتِ دیگر دعوتِ مباہلہ دے سکتے ہیں۔ جس طرح کہ بالتصریح قرآن میں موجود ہے۔ اور جہاں تک زہر پینے کا تعلق ہے کسی حدتک جواز تو ہے لیکن یہ فیصلہ انتہائی غوروخوض اور قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد کرنا چاہیے۔ ممکن ہے اس ادعاء کے پیچھے کوئی سازش کارفرما ہو۔ وَاللَّهُ مُحِيطٌ بِالْكَـٰفِرِينَ (البقرة:۱۹)

تفصیل کےلیے ملاحظہ ہو(فتح الباری:۲۴۶/۱۰)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،متفرقات:صفحہ:609

محدث فتویٰ